قرآن و احادیث کی روشنی میں حقوق العباد کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کی پر معارف تشریح

امن اور سلامتی سے بھرپور معاشرہ کے قیام کیلئے 11 قرآنی ہدایات

والدین اپنی اولاد کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ سلامتی بکھیرنے والی اور فرمانبردار بن جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم جون 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے حقوق العباد کی ادائیگی کی خوبصورت تشریح فرمائی اور خدا تعالیٰ کی صفت السلام کی پُر معارف تفسیر کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہ خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 37 تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت میں جن باتوں کا احسان کے رنگ میں ذکر کیا گیا ہے، ان سے سلامتی کا پیغام دنیا میں پہنچتا ہے۔ اس آیت میں محبت، صلح اور سلامتی کا معاشرہ قائم کرنے کیلئے گیارہ ہدایات بیان کی گئی ہیں جن پر عمل کر کے ایک خوبصورت معاشرہ جنم لے سکتا ہے جو سلامتی کی خوشبو سے معطر معاشرہ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات اس آیت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو، اس کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ انسان اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو سمجھے کیونکہ اس مقصد کو حاصل کئے بغیر خدا تعالیٰ کی صفات کا صحیح ادراک حاصل نہیں کر سکتا اور ایک مومن صفت السلام سے آشنا ہونے کی وجہ سے اس کی برکات سے فیضیاب نہیں ہو سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حکم دیا گیا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کا معاملہ کرو کہ ان کے بڑھاپے میں انہیں اُف تک نہ کہو۔ اسی طرح والدین بھی اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ وہ سلامتی بکھیرنے والی اور فرمانبردار ہو۔ اس آیت میں دونوں کو توجہ دلائی گئی ہے پہلے اولاد بن کر والدین کے حقوق کی ادائیگی اور ان کیلئے دعا پھر ماں باپ بن کر اولاد کی اصلاح اور نیکیوں پر قائم رہنے کیلئے دعا کی طرف توجہ کریں یہ دعائیں ہی ہیں جو ایک سچے عابد کو اپنے بڑوں اور اپنے بچوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے سلامتی پھیلانے والے بنائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حکم ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ یہ حسن سلوک ہی ہے جس سے معاشرے میں صلح اور سلامتی کا قیام ہوگا۔ خاوند اور بیوی دونوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کے حقوق ادا کریں۔ فرمایا کہ صرف ان قریبی رشتہ داروں سے ہی حسن سلوک نہ کرو جن سے تمہارے اچھے تعلقات ہیں بلکہ جنہیں تم پسند نہیں کرتے ان سے بھی اچھا سلوک کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی احسان کا سلوک کرو۔ یتیموں کی خبر گیری کرنے والے اور مسکینوں کا خیال رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے پیار کے بھی مورد بنتے ہیں۔ حضور انور نے ان کے حقوق کے بارے میں احادیث سے چند ایک مثالیں بیان کیں۔ جماعت احمدیہ میں بھی ان کی خبر گیری کا نظام قائم ہے۔ یتامیٰ کی خبر گیری کیلئے ایک فنڈ مقرر ہے احباب جماعت کو دل کھول کر اس فنڈ میں مدد کرنی چاہئے۔ اسی طرح غریب بچیوں کی شادی کیلئے مریم شادی فنڈ مقرر ہے۔ احباب جماعت اور خاص طور پر مخیّر حضرات کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ یہ یتیموں، غریبوں اور مسکینوں سے حسن سلوک ہے جو یقیناً حسن سلوک کرنے والوں کیلئے جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ اسے دارالسلام کی خوشخبری دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ معاشرے میں سلامتی، صلح اور محبت کی فضا پیدا کرنے کیلئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمسایوں سے اچھا سلوک کرو۔ پس آج جبکہ احمدی دنیا کے 185 سے زائد ممالک میں ہیں، اگر اپنے اردگرد کے علاقے کو بھی اپنے سلامتی کے پیغام سے معطر کر دیں تو دنیا کے وسیع حصے میں دین حق کے بارے میں جو غلط فہمیاں لوگوں کے دلوں میں ہیں وہ دور ہو سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ صاحب بالجنب سے مراد ساتھ کام کرنے والے یا افسران بالا ہیں۔ ان سب کیلئے نیک جذبات ہونے چاہئیں۔ پھر فرمایا کہ مسافروں اور اپنے ماتحتوں اور ملازموں کے ساتھ بھی نیک سلوک کرو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ وہ سب جاندار جو تمہارے قبضے میں ہیں ان سے احسان کا سلوک کرو۔ ان سے کوئی ایسا کام نہ لو جو ان کی طاقت سے باہر ہو۔ فرمایا کہ یہ ہیں وہ اصول جن سے معاشرہ صلح اور سلامتی پھیلانے والا بن سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبر اور شیخی کرنے والا ہو۔ پس ہمیں ان باتوں پر غور کرتے ہوئے حقیقی عابد اور صحیح رنگ میں نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرنی چاہئے۔